خطبہ نمبر ۱۵

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | بدھ - ۲۶ - ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ ۱۹ - ہجرت ۱۳۷۲ ہش ، ۱۹ - مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۱۴

ربِّ کریم ہی ہر مشکل میں ہمارے کام آسکتا ہے

ایک ہی ذات ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی ہر دو صورت میں لازماً کامل وفا کے ساتھ اپنے بندہ کی مدد کے لئے آتی ہے۔ پس خوف ہو یا طمع ہو۔ دونوں صورتوں میں ایک ہی قابل اعتماد ہستی اور دوست ہے۔ یعنی ہمارا ربِ کریم جو ہر مشکل میں ہمارے کام آسکتا ہے۔ اس کے باوجود جو لوگ خدا کو چھوڑ کر غیروں پر تکیہ کرتے ہیں وہ انجام کار نقصان اٹھاتے ہیں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ - الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر بُری عادت کے بدلے ایک اچھی عادت کا منصوبہ تیار کرو

تمہاری خوبیوں کی بقا کا تقاضا ہے کہ تم مسلسل ایک دوسرے کو بھلائی کی طرف بلاتے رہو

جہاں سکینت کا مرکز گھر نہ رہے وہاں معاشرے کا سارا نظام بگڑ جاتا ہے

قدرت کے نظاروں کی فلموں کو رواج دیں اور انکی لائبریری بنا کر سارے ضلع میں ان کو گردش دیتے رہیں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ جمعہ جو بین الاقوامی مواصلاتی سیاروں کے ذریعے ۲۶ - امان ۱۳۷۲ ہش (۲۶ - مارچ ۱۹۹۳ء) کو دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

(یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خطبات کی حاضری کو بڑھایا جائے

(۔) رمضانِ مبارک کی سرگرمیاں ختم ہوئیں اور عید کی گہما گہمی بھی اور آج شاید دنیا بھر میں لوگ عید منانے کے بعد کسل کا شکار ہو چکے ہوں کیونکہ عید منانے کے بعد سستی اور غفلت کا بھی کچھ تھوڑا سا دور آیا کرتا ہے۔ کچھ لوگ شاید کھانے پینے میں بے احتیاطیاں کر جاتے ہیں۔ کچھ عید کی مصروفیتوں کی ذمہ داریوں سے تھک جاتے ہیں۔ اس لئے مجھے ڈر ہے کہ آج شاید خطبہ میں بھی ویسی حاضری نہیں ہوگی جیسی کہ بالعموم رمضان مبارک میں ہو رہی تھی اور جو منتظم رپورٹیں بھیجتے ہیں میں ان کی کیفیات کو جانتا ہوں۔ وہ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ ہم رپورٹ میں کیا بہانہ بنائیں گے کہ آج حاضری کیوں کم ہے حالانکہ کسی بہانے کی ضرورت نہیں۔ میں ان باتوں کو اچھا بھلا سمجھتا ہوں۔ حالات میں اونچ نیچ ہوتا رہتا ہے۔ مزاج میں کبھی جوش آجاتا ہے۔ کبھی مزاج مدھم پڑ جاتے ہیں لیکن مستقلاً اس مزاج کو قائم رکھنا ضروری ہے کیونکہ اب میں ایک ایسے خطبات کے دور میں داخل ہونا چاہتا ہوں جن کا تربیت کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور میں چاہتا ہوں کہ ساری جماعت کی تربیت اس رنگ میں ہو (۔) کہ حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس پہلو سے جماعت سے جو بلند توقعات رکھی ہیں ان کے متعلق جیسا کہ میں بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا، خود فرمایا کہ ابھی تو بیج بوتے کے وقت ہیں۔ ابھی ان امور تک پہنچنے میں وقت لگیں گے۔ محنت درکار ہوگی اور جماعت کو جو میں دیکھنا چاہتا ہوں اس سلسلہ میں لمبی محنتیں درکار ہیں تو ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے مگر ان لمبی محنتوں کا پہلے سے زیادہ ولولے اور جوش کے ساتھ، عزمِ نو کے ساتھ ان کا آغاز کرنا چاہیئے (۔) تو احمدیوں پر بھی بیچ میں غفلت کی کچھ حالتیں طاری ہوئیں اور کچھ پاکستان سے (نقل مکانی) کے نتیجہ میں ایک قسم کی سستی اور جمود کا احساس ہے جو خطوں سے محسوس ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے میں نے نئے ولولے نئے عزم کے ساتھ اس محنت کے از سرِ نو آغاز کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خطبات میں شامل ہونے والوں کی حاضری کو برقرار رکھا جائے اور بڑھایا جائے۔

اس ضمن میں میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کا خاص طور پر ممنون ہوں کہ انہوں نے بہت محنت کی ہے۔ نتیجۃً باقی جگہوں سے جو رپورٹیں آتی ہیں وہاں مردوں کی تعداد خواتین کی نسبت زیادہ ہے لیکن ربوہ میں گذشتہ رپورٹوں سے مسلسل پتہ چل رہا ہے کہ خواتین زیادہ تعداد میں شامل ہو رہی ہیں اور اپنے مردوں کو پیچھے چھوڑ گئی ہیں۔ اس وقت پیچھے چھوڑ گئی ہیں لیکن آگے جاکر ساتھ لیکر چلنا ہے۔ یہ ایسا فخر نہیں ہے کہ جس فخر کو برقرار رکھا جائے۔ پیچھے چھوڑیں، پھر ہاتھ پکڑیں اور ساتھ لیکر آگے بڑھائیں اور ان کی غیرت کو کچوکے دیں اور کہیں کہ ہم عورتیں ہو کر جن پر جمعہ فرض بھی نہیں ہے جمعہ کا خطبہ سننے جا رہی ہیں جو کہ جمعہ کے مقابل پر کوئی فرضیت نہیں رکھتا اور تم مرد ہو کر گھروں میں چوڑیاں پہن کر بیٹھ گئے ہو۔ اگر یہ بات ہے تو پھر بچے تم سنبھالو ہم باہر کے کام کرتی ہیں تو اس طرح کی باتیں کرکے ان کو ساتھ لیں اور ان کو آگے بڑھائیں کیونکہ جو بوجھ بہر حال مردوں نے اٹھانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں وہ عورتوں کی طاقت سے بالا ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں کے لئے فرائض کی ادائیگی میں نرمی رکھی ہوئی ہے۔

[اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلائی کہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور بقا سب سے اعلیٰ اقدار ہیں۔ ان کی خدمت کے ساتھ بے شمار فوائد وابستہ ہیں۔ آپس میں محبت اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اخلاقی تقاضے پورا کرنا بہت ضروری ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ تمہاری خوبیوں کی بقا کا تقاضا یہ ہے کہ تم مسلسل ایک دوسرے کو بھلائی کی طرف بلاتے رہو۔ اور بھلائی کی دعوت دیتے چلے جاؤ اور برائیوں سے روکتے چلے جاؤ۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا، ہمیں بتایا گیا ہے کہ، تم اگر اپنی نیکیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ دوسروں کو نیکیوں کی نصیحت کرو اگر تم بدیوں سے بچے رہنا چاہتے ہو تو لازم ہے کہ تم اپنے آپ کو بدیوں سے نہ صرف بچاؤ بلکہ لوگوں کو بچانے کی نصیحت کرو۔ تب تم اس بات کا تقاضا پورا کر سکو گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دوسری بات یہ ہے کہ ماحول کو درست کئے بغیر انسانی خوبیوں کی بقا کی کوئی ضمانت نہیں اگر آپ اجنبی ماحول میں رہتے ہیں اور اس ماحول کو اپنے جیسا نہیں بناتے تو ایک وقت آتا ہے کہ ماحول آپ کو اپنے جیسا بنا لیتا ہے۔ یہ قوموں کے عروج و زوال کے نفسیاتی نکتے ہیں یہ انسانی فطرت کی باتیں ہیں۔ دنیا میں جہاں بھی کہیں احمدی موجود ہیں امریکہ میں ہوں یا انگلستان میں۔ یورپ کے کسی ملک میں ہوں۔ ایشیا کے برّاعظم میں یا افریقہ میں بستے ہوں یہ مضمون برابر سب پر اطلاق پاتا ہے اور اس میں ہماری بقا کا راز ہمیں سمجھا دیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا]

آج میں بعض متفرق باتیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں

ایک غلطی کا ازالہ

سب سے پہلے ایک غلطی کا ازالہ کرنا ہے۔ جمعۃ الوداع پر میں نے حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی جو روایت پیش کی تھی اس میں اگرچہ لکھا تو یہی ہوا تھا کہ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر یہ نصیحت فرمائی لیکن اس وقت جلدی میں جو نظر پڑی ہے تو وہ جمعۃ الوداع پڑھا گیا ہے اور اسی لحاظ سے میں نے یہ بات کی تھی کہ اس حوالے سے میں جمعۃ الوداع پر آج آپ کے سامنے یہ مضمون رکھتا ہوں۔ لیکن یہ غلطی اس موقعہ پر نہیں ہوئی۔ پہلے بھی جب اس حدیث پر نظر پڑی تھی تو جمعۃ الوداع پڑھا گیا تھا تو شاید اللہ کے ہاں یہ غلطی مقدر تھی کہ یہ غلطی ہو تو میں اس مضمون کو جمعۃ الوداع کے لئے چن لوں تو فائدہ تو پہنچ گیا مگر غلطی مٹنی چاہیئے۔ پس لوگ درستی کرلیں کہ میں نے جو یہ نصیحت بیان کی تھی کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نماز اور عبادتوں کے متعلق یہ فرمایا تھا یہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ وہ بھی وداع کا ایک رنگ تھا اور عام جمعۃ الوداع سے بہت زیادہ شدت کے ساتھ تاثیر رکھنے والا کلام تھا۔ کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے غلاموں سے جُدا ہونے والے تھے اس لئے وہ معنوں کے لحاظ سے اور بھی زیادہ پُر تاثیر کلام تھا۔ پس معنوی لحاظ سے تو وہ کوئی غلطی نہیں ہوئی لیکن روایت کی درستی بہرحال ضروری ہے

فیصل آباد کے تاجروں کی غلطی

دوسرے مجھے فیصل آباد سے توجہ دلائی گئی ہے کہ اسی نصیحت کے آخر پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے (تزکیہ مال) کا جو ذکر فرمایا اور آخر پر میں نے جلدی سے اس کا حوالہ دیکر کہا کہ اس میں صدقہ خیرات سارے مضامین داخل ہیں۔ اس لئے لوگ صدقہ و خیرات کی طرف بھی توجہ کریں اور اس ضمن میں بوسنین کا بھی میں نے ذکر کیا اور دوسرے غرباء کا بھی تو فیصل آباد میں چونکہ تاجر مزاج لوگ زیادہ ہیں اور تاجروں میں بعض کمزوریاں بھی ہیں بعض خوبیاں بھی ہیں۔ خاص طور پر اس علاقہ کے تاجر چندہ مار جائیں گے مگر (تزکیہ مال) کم مارتے ہیں۔ خوف کھاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ محض للہ چندہ دیتے ہیں لیکن بعض خوف سے بھی دیتے ہیں کہ ہمارے مال میں بے برکتی نہ پڑ جائے۔ اور چندہ سے زیادہ (تزکیہ مال) کے معاملہ میں بعض علاقوں کے تاجر ڈرتے ہیں کہ ... اگر ہم نے دی تو پھر خدا ہمارے مال واپس لے لے گا اور ... دیتے وقت دل چاہتا ہے کہ کسی بہانے ہمارا تصرف قائم رہے۔ پس اپنے عزیز رشتہ داروں وغیرہ پر خرچ کرنے کے جو تقاضے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ یہ تو ہم نے نکالنی ہی نکالنی ہے اس میں سے ہی کیوں نہ دے دیں، باقی مال میں سے جو خواہ مخواہ نکالیں تو بہانہ ڈھونڈتے ہیں۔ پس اچانک ان کو بہانہ مل گیا اور انہوں نے بغیر میرے کہے خطبہ میں سے خود بخود یہ اندازہ نکال لیا کہ اب ہمیں اجازت مل گئی ہے کہ ہم یہ خود خرچ کریں اور اپنے عزیزوں اور اقرباء کو دے دیں۔ نائب امیر صاحب کا گھبرایا ہوا فیکس ملا کہ ہم کیا کریں اور وہ فوراً جواب چاہتے تھے لیکن میں نے فوراً جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا: ان کو خرچ کرنے دو۔ یہ اسی طرح کھڑی رہے گی۔ غریبوں کا فائدہ تو ہو جائے۔ رمضان آرام سے گزر جائے۔ جتنا انہوں نے بانٹنا ہے بانٹ لیں۔ پھر میں ان کو بتاؤں گا کہ تمہاری (تزکیہ مال) کا ایک ایک پیسہ واجب الادا ہے۔ اسی طرح کھڑا ہے تو آج میں خطبہ کے ذریعہ ان کو یہ بات سمجھا رہا ہوں اور نائب امیر صاحب بھی گھبرائیں نہیں (اللہ نے چاہا تو) اس تاخیر کا فائدہ ہی ہوگا۔

سربراہان کو نرمی سے خط لکھیں

ایک چھوٹی سی بات یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ میں نے ایک خطبہ میں یہ کہا تھا کہ جماعت کو چاہیئے کہ لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دو۔ بدیوں سے روکو اور اس سلسلہ میں دنیا کے سیاستدانوں کو اور بڑے بڑے راہنماؤں کو براہِ راست خط لکھو اور توجہ دلاؤ کہ تم غلط رستوں پر چل پڑے ہو۔ سنبھلو، سنبھلو ورنہ تم اپنی قوموں کے ساتھ مٹا دیئے جاؤ گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ ان پر سختی کی جائے کہ گویا ان کو گالیاں دی جا رہی ہیں۔ ہمارے سمجھنے والے بعض عجیب طرح بات سمجھتے ہیں۔ مجھے بعض دوستوں نے خطوں کی کاپیاں بھیجی ہیں جو انہوں نے بعض سربراہوں کو لکھی ہیں اور وہ ایسی سخت زبان ہے کہ گویا وہی مقرر ہو گئے ہیں، مامور ہو گئے ہیں اللہ کی طرف سے کہ ہم تمہیں مٹانے کے لئے آگئے ہیں۔ خبردار جو تم نے اب آگے سے یہ حرکت کی۔ نامناسب حرکت ہے۔ فرعون سے زیادہ متکبر بادشاہ کون ہو سکتا ہے۔ فرعون سے زیادہ کون اس لائق تھا کہ اس کو تنبیہ کی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو نصیحت فرمائی تھی کہ قولِ لین سے کام لینا۔ نرمی سے بات کرنا۔ اس کی یہ وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ فرعون سے ڈرتا تھا یا موسیٰ کو ڈراتا تھا۔ اس لئے کہ انسانی فطرت ہے کہ جتنا بڑا مقام ہو اتنا زیادہ محتاج ہے کہ اس سے نرم بات کی جائے ورنہ وہ بات کو شروع میں ہی رد کر دیتا ہے۔ فرعون کی بھلائی کی خاطر یہ حکم تھا کہ اگر تم یہ کہو گے کہ میں خدا کا نمائندہ آگیا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں رہی۔ مانتے ہو تو مانو نہیں تو جاؤ جہنم میں تو وہ پھر جہنم میں ہی جائیگا۔ جہنم میں تو بیچارے نے ویسے ہی جانا تھا مگر اس کو موقعہ نہیں ملنا چاہیئے۔ بات کی غلطی کے نتیجہ میں کوئی جہنم میں نہ جائے۔ جائے تو اپنے قصور سے جائے تمہارے قصور سے نہ جائے۔ یہ مضمون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سمجھایا گیا تھا کہ نرمی سے بات کرنا۔ کہیں بات کی وجہ سے ٹھوکر نہ کھا جائے۔ تم پر نہ الزام آجائے کہ تم بھی اس کی ٹھوکر میں شامل ہو گئے ہو۔ پس احمدیوں کو چاہیئے کہ حکمت سے کام لیں۔ قرآنی تعلیم کے تابع میری باتوں کو سمجھا کریں اس سے باہر نکل کر ان کے ترجمے نہ کیا کریں کیونکہ پھر وہ ان کی اپنی مرضی کی بات ہو گی۔ میری نصیحت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

گھروں کو سکینت کا مرکز بنائیں

اب متفرق امور جو اس عرصہ میں مجھے بعض دوستوں نے لکھے ہیں پہلے میں اُن سے نصیحت کے ان خطبوں کا آغاز کرتا ہوں۔ ایک خاتون نے لکھا ہے کہ ہمارے مردوں کے خلاف بھی چند باتیں کریں اور بعض باتیں ایسی لکھی ہیں جو یہاں پڑھ کر سنانی مناسب نہیں ہیں لیکن ہیں وہ واقعی قابلِ فکر باتیں۔ معاشرے کو اچھا بنانے کے لئے ضروری ہے کہ گھر سکینت کا مرکز ہوں۔ جہاں اپنا گھر سکینت کا مرکز نہ رہے، کسی اور کا گھر بن جائے اور باہر کی دنیا بن جائے۔ گلیاں بن جائیں۔ کلب بن جائیں۔ دوستوں کی مجلسیں بن جائیں وہاں معاشرے کا سارا نظام بگڑ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ گھر ٹوٹنے لگتے ہیں۔ آگے اولاد پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ بچے بد اخلاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے لگتے ہیں۔ اگلی نسلوں کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں رہتا۔ اس لئے سکینت کا مرکز گھر ہی رہنا چاہیئے۔ عبید اللہ علیم صاحب کی نظم کی طرح کہ اصل خزانہ تو گھر میں ہے۔ باقی سب تو تعلقات کے دائرے ہیں لیکن جو انسان گھر میں لوٹتا ہے اور گھر میں سکون پاتا ہے اسکی کوئی مثال باہر دکھائی نہیں دیتی۔ یہ نظم حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث کو بہت پسند تھی۔ جب کبھی کراچی تشریف لے جاتے تھے تو چند شعراء کو بلا کر ان کا کلام سنا کرتے تھے ان میں عبید اللہ علیم صاحب کو خاص مقام حاصل تھا اور برحق مقام دیا گیا تھا اور اس میں یہ نظم آپ کو بہت پسند تھی (جہاں تک مجھے یاد ہے ہو سکتا ہے کہ میں غلطی کر رہا ہوں مگر مجھ پر یہی تأثر ہے کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث کو یہ نظم بہت پسند تھی۔ کم سے کم جب میں نے سنی تو مجھے تو بہت ہی پسند آئی اور اگر ہمارے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مختلف احمدی رسالوں میں کاپیاں بھجوادیں تو سب میں چھپ جائے گی کیونکہ اس خطبہ سے اس کا گہرا تعلق ہے۔ سایہ وہی ہے جو خدا نے گھر میں بنا رکھا ہے اور اسی کو سکینت کی وجہ بتایا ہے۔ پس اپنے گھر میں سکینت ڈھونڈیں اور بیوی میں سکینت ڈھونڈیں۔ آپ کے لئے سکینت کا سامان بنائی گئی ہے۔ اگر اس کو چھوڑ کر غیروں کی طرف نظر ڈالیں گے۔ غیر گھروں میں جائیں گے اور وہیں آرام پائیں گے اور دیر میں گھر لوٹیں گے اور گھر آکر جس طرح اپنے کپڑے اتار کر پھینکتے ہیں اسی طرح اپنی بیوی بچوں کو اتار پھینکا ہوگا تو پھر ایسا گھر کوئی سکینت والا گھر نہیں ہے۔ اور ایسے معاشرے کی حفاظت اور اس کے امن کا کوئی انتظام ممکن نہیں ہے۔ اس کی کوئی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ پس غیروں کو ہم نے جو نصیحت کرنی ہے اس سے پہلے اپنے آپکو تو ضرور نصیحت کرنی چاہیئے۔ اگر ہم نے غیروں کے سامنے اچھے گھروں کا ماحول پیش نہ کیا تو اس دنیا کا سب سے بڑا عذاب یہی تو ہے کہ گھر ٹوٹ رہے ہیں۔ بچوں اور ماں باپ کے رشتے منقطع ہو رہے ہیں۔ بڑوں کے ادب اٹھ رہے ہیں اور رفتہ رفتہ ہر شخص فرد بنتا چلا جا رہا ہے۔ جمعیت کا نظام منتشر ہو رہا ہے۔ پس اگر گھر منتشر ہو جائیں اور ہر شخص میں اس حد تک انفرادیت آجائے کہ ایک دوسرے سے تعلقات محض خود غرضانہ تعلقات رہیں۔ ایک دوسرے کو سکون پہنچانے کی تمنا نہ ہو بلکہ جو کچھ لینا ہے لو اور فارغ ہو جاؤ تو ایسا معاشرہ زندہ نہیں رہا کرتا اور آج کے انسان کو سب سے بڑی THREAT، سب سے بڑا خطرہ ٹوٹتے ہوئے گھروں سے ہے۔ یورپ اور امریکہ نے تو اس کے ایسے خوفناک نظارے دیکھ لئے ہیں کہ وہاں اب یہ احساس مذہبی قدروں کے علاوہ بھی بڑے زور سے پیدا ہو رہا ہے کہ ہم نے گھر بچائے تو بچیں گے۔ انگلستان کی جو سابق پرائم منسٹر تھیں، مسز تھیچر، انہوں نے تو آخری دور میں یہی نعرہ بنا لیا تھا کہ ہمیں گھروں کو بچانا ہے اور واقعی یہ درست بات تھی۔ پس دنیا کے گھروں کو بچانے سے پہلے اپنے گھر تو بچاؤ ورنہ وہی گنجے والی بات ہو گی کہ بال اگانے کی دوائی بیچتا ہو اور اپنے سر پر ایک بال نہ ہو۔ پس اپنے اُن بالوں کی نہیں اپنے بال بچوں کی حفاظت کا انتظام کرو ورنہ غیروں کے بال بچوں کا کیا خیال کرو گے یہ بہت ہی اہم بات ہے۔ اس کو سمجھ لو اور پلّے باندھو۔

بیویوں کو بھی چاہیئے کہ وہ سکینت بنیں

اور بیویوں کو بھی تو چاہیئے کہ وہ سکینت بنیں۔ بعض بیویوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ اپنے میاں کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ غیروں کے لئے ہوتی ہیں۔ بد نہیں ہوتیں۔ نیتیں خراب نہیں ہوتیں لیکن ہمارے معاشرے کا یہ قصور ہے اور کچھ عورت کی فطرت کے اندر یہ بات داخل ہے کہ بن سج کر اپنی طرف کھینچے۔ اس رجحان کو نظم و ضبط کے اندر رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے پردے کی تعلیم دی ہے اور یہ رجحان عورت میں مرد کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ اس لئے دیکھا گیا ہے کہ جب وہ اپنے گھروں سے باہر نکلتی ہیں تو تیار ہونے میں بہت وقت لیتی ہیں۔ خاوند بیٹھا انتظار کر رہا ہے کہ چلو دیر ہو رہی ہے۔ دکانیں بند ہو جائیں گی یا سورج سر پر چڑھ آیا چلو باہر نکلیں لیکن وہ کہتی ہیں کہ میں ذرا تیار ہو جاؤں اور گھر آتے ہی ساری تیاری ختم۔ جس کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ یہاں زینت دکھاؤ وہاں کوئی زینت دکھانے کی طرف توجہ نہیں نہ بنانے کی توجہ ہے۔ جن کے متعلق فرماتا ہے کہ یہاں زینت چھپاؤ وہاں زینت دکھانے کے لئے چل پڑتی ہیں تو عورتوں نے خود ہی اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رکھی ہے۔ اپنی زینتوں کو اپنے خاوندوں کے لئے، اپنے عزیزوں کے لئے بنائیں۔ زینت سے مراد صرف ایسی زینت نہیں ہے جو خیالات کو کسی خاص سمت میں موڑے زینت سے مراد ہر وہ زینت ہے جو حسن خلق کی زینت یا ایسی اداؤں کی زینت ہے مثلاً باتوں کی طرز، چلنے کی طرز، کپڑے پہننے، بننا سجنا، پاک صاف رہنا، یہ وہ زینتیں ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے صرف خاوندوں کو شامل نہیں فرمایا بلکہ گھر کے بچوں کو اور تمام محرموں کو شامل فرما دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت کا یکطرفہ ترجمہ نہ کرنا۔ عورت کو اپنے گھر میں، رہن سہن میں ایسا پیارا بن کر رہنا چاہیئے اور ایسا صاف ستھرا پاکیزہ ماحول پیدا کرنا چاہیئے کہ صرف خاوند کے لئے سکینت کا سامان نہ ہو بلکہ سب عزیزوں اور رشتہ داروں کے لئے وہ گھر جنت نشان بن جائے۔ وہ آئیں اور وہاں تسکین پائیں اور جنت کے نمونے دیکھیں اور گھر معاشرے کا مرکز ہو نہ کہ بیرونی معاشرہ گھروں کا مرکز بن جائے۔

گھروں میں صفائی کا اہتمام کریں

پس اس پہلو سے خواتین کو بھی توجہ کرنی چاہیئے اور صاف ستھرا رہنا چاہیئے پاکیزہ رہنا چاہیئے۔ گھر سے بدبو کو دور کرنا چاہیئے۔ بعض بیچاری غریب عورتیں مجبور ہیں۔ کپڑے بھی زیادہ نہیں ہوتے، پھر پیاز کاٹے، کھانا پکایا، اسکی بُو بدن میں رچ گئی، کپڑوں میں رچ گئی لیکن جو نظیف طبیعت کی عورتیں ہیں۔ وہ پھر بھی صاف رہتی ہیں۔ پس یہ ہو سکتا ہے۔ غربت حائل نہیں ہو سکتی۔ بعض خواتین کو میں نے دیکھا ہے وہ پیاز کو پانی کے اندر رکھ کر کاٹتی ہیں۔ باہر نہیں کاٹتیں کیونکہ اس سے ایک تو پیاز کے جو بخارات ہیں وہ آنکھوں کو تنگ نہیں کرتے اور آنسو نہیں گرتے۔ آنکھوں میں سوزش نہیں پیدا ہوتی۔ دوسرے اسکی بدبو جسم پر نہیں پھیلتی۔ پانی کے اندر ہی رہ جاتی ہے تو اگر ایک انسان سلیقے کے ساتھ رہنا چاہے تو غربت میں بھی رہ سکتا ہے۔ ایک غریب خاندان کے متعلق مجھے ذاتی طور پر علم ہے، بہت پرانی بات ہے۔ جب مجھے علم ہوا اور میں نے پوچھ کر دیکھا تو واقعۃً یہ بات درست نکلی کہ ان بچوں کے ماں باپ نے یہ دستور بنایا تھا کہ روزانہ اپنے کپڑے دھو کر ڈالتے تھے اور بچوں کو بھی یہ سکھایا تھا کہ جب واپس آؤ تو دُھلا ہوا کپڑا جو ماں نے تیار رکھا ہوتا تھا وہ پہنو اور سکول کا کپڑا دھوؤ۔ اب یہ ہو سکتا ہے کہ بعضوں کے لئے تکلیف مالا یطاق ہو لیکن نمونہ ضرور ہے کہ غربت میں بھی انسان صاف رہ سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے ساری باتیں چل رہی ہیں۔ آپ کی طرز بود و باش نہایت غریبانہ تھی اور کپڑے خود سیتے تھے۔ پیوند لگا لیا کرتے تھے مگر پاکیزہ بدن، پاکیزہ لباس صاف ستھرا خوشبو سے معطر۔ یہ زینت ہے۔ زینت کا یہ مطلب نہیں کہ فیشن کرو اور مہنگے مہنگے کپڑے خریدو اور گوٹہ کناری لگاؤ۔ جو زینت محمد رسول اللہ ﷺ کی زینت ہے وہی زینت ہے اور جو عورتیں صاف بدن پاک بدن ہوں اور اچھے کپڑے ان معنوں میں پہنیں کہ صاف ستھرے نظیف ہوں اور خوشبو لگائی ہو تو وہ لازماً سکینت کا سامان بنیں گی۔ پس یہاں امیر اور غریب کی بحث نہیں ہے۔ ہر شخص جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ آپکی زینت اختیار کر سکتا ہے۔ یہ اصول ہے اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔ یہ ناممکن ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ امیروں کے تو رسول ہوں اور غریبوں کے نہ ہوں۔ یہ وہ رسول ہے جو ہر تفریق مٹا دیتا ہے۔ مشرق کا بھی ہے۔ مغرب کا بھی ہے۔ مختلف ملکوں کے بدلتے ہوئے فیشن آپ کے طرزِ زندگی سے مختلف نہیں ہو سکتے یعنی ہر قوم اگر چاہے تو آپ کا فیشن اختیار کر سکتی ہے اور وہ فیشن بنیادی طور پر پاکیزگی ہے۔ نظافت ہے اور یہ ہر کسی کے بس میں ہے۔ اس لئے عورتوں کو چاہیئے کہ گھر سلیقے سے رکھیں اور گھر کا ماحول صاف ستھرا رکھیں۔ بعض گھروں میں جاتے ہیں تو دھکا لگتا ہے۔ صوفہ سیٹ پر دُھلے ہوئے لوتڑے پڑے ہوئے ہیں۔ کہیں تولیے، کہیں شلواریں لٹکی ہوئی ہیں۔ اس گھر کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھ کر گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے جبکہ بعض غریبانہ گھروں میں جائیں تو ایسا صاف پاکیزہ ماحول، ہر چیز سلیقے سے رکھی ہوئی۔ اس لئے عورت کا کام ہے کہ وہ خود بھی کشش کا مرکز بنے اور ایسی کشش کا مرکز بنے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ تمام محرم لوگ اس سے لطف حاصل کریں۔ پاکیزگی حاصل کریں اور اس ماحول میں بار بار آنے کی تمنا دل میں پیدا ہو، یہ زینت ہے تو اللہ کرے کہ ہماری عورتوں کو صرف مردوں کے خلاف باتیں کہلوانے کا شوق نہ ہو، کچھ اپنے متعلق بھی سُن لیا کریں اور اس نصیحت پر بھی عمل کیا کریں۔

قدرت کے نظاروں کی فلموں کو رواج دیں

ایک دوست نے لکھا ہے کہ ٹیلی ویژن اور وی سی آر کی وجہ سے ہمارا معاشرہ بہت گندا ہو رہا ہے اور دس روپے دیکر دو چار گھنٹوں کیلئے گندی سے گندی فلم حاصل ہو جاتی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے کب لکھا تھا مگر یہ نوٹ کچھ دیر سے میرے پاس پڑا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں میں نے خطبہ دیا تھا اور خطبہ میں نصیحت کی تھی۔ جہاں تک اہلِ ربوہ کا تعلق ہے مجھے پتہ ہے کہ فوری طور پر سب نے لبیک کہا اور عجیب اتفاق ہے کہ ادھر میں نے خطبہ دیا ہے اُدھر خطبہ سے چند دن تک، پہلے ہی کٹے ہوئے ان لوگوں کے فیصلے کی اطلاع مجھ تک پہنچی کہ ہم اب ان چیزوں سے پرہیز کریں گے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں گے اور ایسی کیسٹس اور ویڈیوز وغیرہ کو رواج دیں گے جو (دینی) معاشرے کی تقویت کا موجب بنیں نہ کہ اس کو نقصان پہنچانے کا موجب ہوں۔ مختلف قسم کی دلچسپ فلمیں موجود ہوتی ہیں۔ حاصل کی جاسکتی ہیں اور ان گندی فلموں کے مقابل پر بہت ہی زیادہ لذت پیدا کرنیوالی اور تسکین بخش فلمیں ہیں۔ خصوصیت کیساتھ نیچر پر جو فلمیں ہیں۔ مختلف جانور کس طرح رہتے ہیں۔ کس طرح ان کا بود و باش ہے۔ ان کی ادائیں کیا ہیں۔ ان کا کھانا کیا ہے۔ کس موسم کے کیسے کیسے جانور آپس میں ایک دوسرے سے تعلقات رکھتے ہیں۔ ان کی کیا کیا نشانیاں ہیں۔ کیا چیزیں ہیں جو ان کے رستے معین کرتی ہیں۔ کہیں کوئی جانور ہے جو اپنی بُو چھوڑتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ اس بُو سے اس کے ساتھی دوسرے جانور پہچان لیں کہ یہاں سے وہ گزرا ہے یا واپس اپنے مسکن کی طرف لوٹ سکے اور دوسرے بھی متنبہ ہوں کہ یہ رستہ اس نے بنا رکھا ہے۔ جانوروں کے تعلقات کے باریک در باریک قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بنا رکھے ہیں اور جنگل یوں ہی نہیں بسا ہوا۔ اس میں ایک نظام کارفرما ہے۔ ایک خاموش ہاتھ ہے جو جنگل کے نظام کو مرتب کر رہا ہے، منظم کر رہا ہے۔ اس کے تقاضے پورے کر رہا ہے اور اس خاموش زبان کو سمجھنے کے لئے سائنس دانوں نے کوشش کی ہے جس زبان میں جنگل کے ان جانوروں کو رہنے کے سلیقے سکھائے جا رہے ہیں اور اس پر بہت ہی اچھی فلمیں بنائی ہوئی ہیں۔ پھر سمندر کے جانوروں کی فلمیں ہیں یعنی ہوا، خشکی، سمندر کی تہہ تک اتر کر سائنس دانوں نے دیکھا ہے تو جن قوموں نے ایسی اچھی چیزیں دریافت کی ہیں اس کے دونوں قسم کے مصرف بھی کئے ہیں اور ان کے نتیجہ میں اچھا بُرا ہر قسم کا تفریح کا سامان مہیا ہے تو ہمارے ربوہ والے ہوں یا دوسرے ویڈیو کا کاروبار کرنے والے ہوں یا ویڈیو کی خواہش رکھنے والے احمدی خاندان ہوں جن کو توفیق ہے اور انہوں نے گھروں میں ویڈیو رکھی ہوا نہیں چاہیئے کہ وہ ایسی چیزیں طلب کریں۔ میں نے ایک دفعہ کچھ نمونے ربوہ بھجوائے تھے اور پھر یہ سلسلہ منقطع ہوا لیکن میں نے اور بھی کیسٹس تیار کر کے رکھی ہوئی ہیں وہ بھی (اللہ نے چاہا تو) موقعہ ملا تو بھیجیں گے لیکن اس میں مشکل صرف یہ ہوتی ہے کہ ایک کیسٹ سے دوسری کیسٹ میں منتقل کرنے کے لئے باقاعدہ اجازت چاہیئے ورنہ ان کے کاپی رائٹس محفوظ ہوتے ہیں۔ اس لئے سنٹرز تو مختلف جگہ کھولے جا سکتے ہیں وہاں سے ان کی لینڈنگ (LENDING) لائبریریز بنائی جاسکتی ہیں لیکن عموماً کاپی کر کے بار بار وہاں بھجوانا خطرے سے خالی نہیں ہے خطرہ سے خالی ہمارے لحاظ سے خصوصیت سے ہے کیونکہ باہر تو لوگ عام طور پر کرتے رہتے ہیں اور پرواہ ہی نہیں کرتے لیکن ہمارے لئے بعض تقاضے ایسے ہیں جو اہمیت رکھتے ہیں۔ مجبوریاں ہیں۔ پس میں سمجھتا ہوں اگر مختلف بڑی بڑی جماعتیں جہاں عموماً ایسے مسائل ہیں وہ یہاں لکھ کر یا کہیں اپنے طور پر اپنے دوستوں سے کہہ کر جو یورپ امریکہ وغیرہ میں بستے ہیں ایسی ویڈیوز حاصل کریں اور ممکن ہو تو ان کا ترجمہ ساتھ ڈب کر دیں جو ممکن ہے اور کوئی مشکل نہیں ہے اور اردو میں یا پنجابی میں یہ کر کے پھر اضلاع LENDING لائبریریاں بنالیں۔ بعض ویڈیو گھوم رہی ہوں۔ ایک گاؤں میں پہنچیں، دوسرے گاؤں میں، تیسرے گاؤں میں چند دن ٹھہریں اور یہ اتنی زیادہ ہیں کہ تسلسل اس عرصہ میں ٹوٹے گا نہیں اور بھوک قائم رہے گی۔ اس لئے اگر وہ اس قسم کی ۵۰-۱۰۰ فلمیں منگوالیں تو (اللہ نے چاہا تو) جب تک وہ گھوم کر واپس آئیں گی دوسرا نمبر جانا شروع ہو جائے گا اور اس طرح شوق کا جو تسلسل ہے وہ نہیں ٹوٹے گا۔

ہمارے دیہات وغیرہ میں ان کا دیکھنا خاص طور پر بڑا ضروری ہے کیونکہ دیہاتی لوگوں کو خصوصیت سے یہ شوق ہوتا ہے کہ ایک چیز شروع کر دیں تو بس چل سو چل اور جہاں وہ ٹوٹ گئی وہاں بات ختم۔ شوق بھی اتر گئے۔ یہ مزاج کا فرق ہے۔ صرف پاکستان کا نہیں باقی دنیا کے دیہات میں بھی غالباً یہی ہوگا۔ مجھے یاد ہے چوہدری ظفر اللہ خانصاحب (-) غالباً میر حامد اللہ صاحب کا ذکر کرتے تھے جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے (رفیق) تھے (ان کا نام مجھے پورا یاد نہیں لیکن مشہور خاندان ہے۔ سیالکوٹ کے تھے) ان کا یا ان کے والد صاحب کا ۔ (مجھے اب صحیح یاد نہیں ہے) لیکن ایک بزرگ (رفیق) کا ذکر کرتے تھے جو سیالکوٹ کے تھے اور ان کی عادت تھی کہ وہ دن میں ایک دفعہ خوب سیر ہو کر کھاتے تھے اور پانی اسطرح پیتے تھے کہ بیچ میں ذرا بھی انقطاع برداشت نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ چوہدری صاحب بتایا کرتے تھے کہ ماشکی کو حکم تھا کہ میں کوزے سے منہ لگا کر پیتا ہوں تم پانی ڈالتے جاؤ اور کہا کرتے تھے کہ "ڈیک" نہ ٹوٹے یعنی یہ جو سلسل پانی اندر جا رہا ہے یہ ٹوٹے نہ۔ ورنہ میری پیاس کا مزہ ختم ہو جائے گا۔ پھر پینے کو دل ہی نہیں چاہے گا (یہ میر حامد علی نہیں غالباً کوئی اور تھے، پہلوان بھی تھے اور بڑے جسیم) یہ جو بات ہے یہ ویسے سنت کے مطابق نہیں ہے۔ یہ میں آپ کو بتا دوں۔ آپ یہ نہ سمجھنا کہ اسی طرح ہی ہونا چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ پانی ٹھہر ٹھہر کر پیتے تھے۔ ڈیک توڑ توڑ کر پیتے تھے مگر میں بتا رہا ہوں کہ ہمارے معاشرے میں یہ بعض عادتیں ہیں اور وہ ابھی تک جاری ہیں تو ان کی ویڈیو کیسٹس کی ڈیک نہ ٹوٹنے دیں کیونکہ جہاں ٹوٹ گئی وہاں سلسلہ ہی ٹوٹ جائیگا۔ تبھی مجھے ڈر ہوا تھا کہ میں باہر چلا گیا اور ایک دفعہ خطبہ کا تسلسل منقطع ہو گیا تو لوگوں نے آنا ہی پھر بند کر دینا ہے۔ اس لئے قومی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض اقدامات اختیار کرنے ضروری ہوتے ہیں۔ یہ اگر آپ جاری رکھیں گے اور ڈیک نہیں ٹوٹنے دیں گے تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ دوسری فلموں کے لئے جگہ ہی نہیں رہے گی۔ باتوں کا ماحول بدل جائے گا۔ جو انسانی ذوق ہیں ان کی اصلاح ہوگی اور ذوق ترقی کریں گے اور دوسری جو گھٹیا اور گندی فلمیں ہیں ان کی کوئی حقیقت سامنے نہیں رہے گی۔ بے معنی سی ہو جائیں گی تو تربیت میں ایسے حکیمانہ انتظام ہونے چاہئیں کہ جہاں محض زور کی نصیحت اور سزا کے ڈنڈے کام نہ کر رہے ہوں بلکہ دل کی تمنائیں آپ کی نصیحت کے مطابق اسی ہوا پر چل پڑیں۔ پس اچھی چیزیں دیں

(برائی کو اچھی چیز سے روکو) کا مضمون ہے جو ہمیشہ ہمارے لئے راہنما رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ برائی کو روکنا ہے تو اچھائی کے ذریعہ روکو۔ اچھی چیز دو اور پھر بُرائی روکو۔ خالی حکم چلاتے رہو کہ فلاں چیز چھوڑ دو۔ فلاں چیز چھوڑ دو تو کوئی نہیں مانے گا۔ ہر بُری چیز کے بدلے ایک اچھی چیز بناؤ۔ ہر بُری عادت کے بدلے ایک اچھی عادت کا منصوبہ تیار کرو اور وہ اچھی عادت دے کر کہو کہ اب اس کو چھوڑ دو۔ کوئی برا کھانا کھا رہا ہو اور آپ کہیں کہ چھوڑو پرے یہ برا کھانا ہے تو کون چھوڑے گا۔ ہاں اچھا کھانا ساتھ رکھ دیں گے اور کہیں گے کہ اب یہ برا کھانا چھوڑ دو تو وہ شوق سے چھوڑے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹوپی نہ پہننا ایک غلط عادت ہے

دوسری بات جو مجھے انہوں نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ عام طور پر ادب اٹھ رہا ہے۔ نئی نسلوں میں اپنی قدروں سے بھی ایک قسم کی بے اعتنائی سی پیدا ہو رہی ہے اور یہ ایک عمومی بیماری ہے جو پھیلتی ہوئی اور بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ مثال انہوں نے اس کی یہ دی ہے کہ (بیوت الذکر) میں ننگے سر جانا ایک عام رواج بن رہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہاں تو میں نے بار بار توجہ دلائی ہے اور اللہ کے فضل سے انگلستان کی جو نئی نسلیں ہیں ان میں بہت نمایاں فرق پڑا ہے۔ پہلے ننگے سر (بیوت الذکر) میں جانے کی جو عادت تھی اب وہ خدا کے فضل سے بہت کم رہ گئی ہے۔ بہت معمولی رہ گئی ہے اور بالعموم آپ کو سب ٹوپیاں پہنے ہوئے نظر آئیں گے لیکن مجھے پتہ لگا ہے کہ ربوہ کی (بیوت الذکر) میں بھی، (بیت) مبارک میں بھی کئی لوگ ہیں جو اسی طرح جاتے ہیں اور ان کو نصیحت کرو تو کہتے ہیں کہ کیا ضرورت ہے۔ کوئی بات نہیں۔ اور بعض لوگ تو صرف اس لئے کہ بالوں کی مانگ نہ خراب ہو جائے۔ انہوں نے جہاں جہاں جس طریقے سے چیر نکالے ہوئے ہیں وہ وہیں قائم رہیں۔ ایسی بیہودہ عادت ہے۔ یہاں صرف ٹوپی کا مسئلہ نہیں ہے کہ ٹوپی کس حد تک ضروری ہے۔ یہ ایک اندرونی مرض ہے جس کا اظہار ہوا ہے۔ اس بات کو نوجوان لوگ سمجھتے نہیں اور ان بحثوں میں پڑ جاتے ہیں کہ سو فیصدی ثابت کرو کہ ٹوپی نہیں پہنیں گے تو کتنا گناہ ہوگا اور کہاں لکھا ہوا ہے کہ اتنا گناہ ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ یہ بے وقوفی کی باتیں ہیں۔ قرآن کریم نے جہاں معروف کا حکم دیا ہے اس معروف کے تابع یہ ساری باتیں آجاتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے عورتیں جب بیعت کرتی تھیں تو ان سے معروف کا لفظ کہلوایا جاتا تھا کہ ہم معروف میں آپ کی اطاعت کریں گی تو قرآن کریم نے اصول پیش فرما دیئے ہیں اور (امام جماعت) کا کام ہے کہ وہ نظر رکھے اور جہاں جہاں کچھ برائیاں ایسی پیدا ہو رہی ہوں جو بظاہر دیکھنے میں اتنی اہم نہ ہوں لیکن ان کی جڑیں گہری ہوں اور بعض گہرے رجحانات پر اثر انداز ہونے لگ جائیں۔ رجحانات کو گندا کر رہی ہوں۔ ان پر نظر رکھے اور ان کو روکے۔ وہاں کوئی یہ کہے کہ بتاؤ۔ قرآن کریم میں کہاں واضح الفاظ میں لکھا ہوا ہے۔ کہاں حدیث میں لکھا ہوا ہے۔ لکھا تو ہوا ہے مگر تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ وہ معروف کا لفظ ہے جو آج بھی ہماری بیعت میں داخل ہے کہ معروف میں مَیں اطاعت کروں گا یا معروف میں میں اطاعت کرونگی تو یہ جو ٹوپی سر سے اترتی ہے۔ اگر اتفاقاً اتر جائے تو اور بات ہے۔ پہلے اندر کے انسان کے تقویٰ کی ٹوپی اترتی ہے۔ پہلے اس کا رجحان معاشرے کی طرف بدلتا ہے۔ اپنی قدروں کی ناقدری کا احساس پہلے اٹھتا ہے پھر وہ ٹوپی اندر کی گندی ہواؤں سے اڑ جاتی ہے اور سر پر رکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ وہ شرم پہلے صرف گلیوں میں آتی ہے۔ پھر (بیت الذکر) میں بھی آجاتی ہے اور وہ عادت بن جاتی ہے۔ باہر اس لئے ٹوپی پہن کر نہیں جاتے کہ ان کو خیال ہے کہ اگر ٹوپی پہنی ہو تو لوگ کہیں گے کہ یہ مولوی مزاج کا کوئی آدمی ہے اور جو جو حرکتیں ہم نے کرنی ہیں۔ یا جو اپنا مزاج بنا کر ہم پھرنا چاہتے ہیں اس مزاج کے خلاف ہے۔ ہم لوگوں سے ہٹ کر الگ ہو جائیں گے کہ یہ ٹوپی والا ہے اور واقعتہً ٹوپی بڑی حفاظت کرتی ہے۔ ٹوپی سے انسان بہت سی بدیوں سے اس وجہ سے بچتا ہے کہ لوگ آپ سے ان بدیوں کی توقع نہیں کرتے۔ ٹوپی آپ کے مزاج کی تشخیص کر دیتی ہے اور تعیین کر دیتی ہے لیکن جہاں تک (بیت الذکر) میں ٹوپی کا تعلق ہے اس کا تو ادب سے گہرا تعلق ہے۔ مَیں ایسے نوجوان جانتا ہوں کہ جب ان کو کہا جاتا تھا کہ ٹوپی پہنو تو کہتے تھے، ثابت کرو کہاں (حکم) ہے۔ کوئی ضروری نہیں ہے اور اپنے والد کے سامنے بغیر ٹوپی کے جاتے ہوئے ان کی جان نکلتی تھی۔ وہاں جرأت نہیں ہوتی تھی کہ دندناتے ہوئے ننگے سر چلے جائیں اور جب (بیت الذکر) میں روکتے تھے تو کہتے تھے کہ کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی خدا سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں باپ سے ڈرنا ضروری ہے اور باپ بھی وہ جو جلال والا باپ ہو۔ یہ نہایت بیہودہ حرکتیں ہیں۔ یہ بیہودہ بحثیں ہیں۔ اگر تم ٹوپی اتار کر اس طرح دندناتے ہوئے پھرو گے تو زبردستی تو تم پر کوئی نہیں ہو سکے گی۔ نہ امور عامہ کو اختیار، نہ خدام کو، نہ انصار کو، جماعت کا کوئی نظام تمہیں سزا نہیں دے گا مگر تم اپنے آپ کو جو سزا دے رہے ہو۔ تم نے جو بے ادبی کی راہ اختیار کر لی، وہ تمہیں سب برکتوں سے محروم کر دے گی۔ خدا کے حضور جھکنے کے لئے جس قسم کی عاجزانہ روح کی ضرورت ہے وہ روح باہر چھوڑ کر جا رہے ہو اور (بیت الذکر) میں زینت لیکر نہیں جا رہے حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ (۔) اے لوگو (بیت الذکر) میں زینت لیکر جایا کرو (بیت الذکر) کی سب سے بڑی زینت تقویٰ ہے۔ ادب ہے۔ حیاء ہے اور ٹوپی کا سر سے اترنا اس زینت کے بالکل برخلاف اور مخالفانہ بات ہے۔ پس ان تقاضوں کو پورا کرنا چاہیئے اور ہماری فطرت میں جو بات داخل ہے اس کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ مغرب میں بعض دفعہ لوگ سوال کرتے ہیں کہ ٹوپی پہننا کیوں ضروری ہے۔ ہم تو بڑوں کا ادب کرنے کی خاطر ٹوپی اتار دیتے ہیں۔ چنانچہ یہ واقعہ درست ہے۔ یہاں رواج ہے۔ جج کے سامنے جائیں تو جج ٹوپی پہنتا ہے اور جو حاضر ہونے والے ہیں ان کو ٹوپی اتارنی پڑتی ہے۔ انگریزی محاورہ ہے HATS OFF TO YOU۔ تمہارے ادب میں ہم ہیٹ اتارتے ہیں۔ لیکن ٹوپی وقار کا نشان ضرور سمجھتے ہیں۔ جج کو اجازت ہے ٹوپی پہننے کی بلکہ لازم ہے کہ پہن کر آئے جس کا مطلب ہے کہ اس کو ادب اور وقار کا مقام ملا ہے تو کم سے کم یونہی سہی۔ تم یوں سمجھا کرو کہ خدا کے دربار میں ہمیں عزت دی گئی ہے۔ اللہ نے ہمیں وقار بخشا ہے۔ خدا نے وقار بخشا ہو اور تم اتار کر پھینک دو یہ بھی تو بے ادبی ہے۔ جج اگر ٹوپی اتار کر بیٹھے گا تو وہ قوم کی بے ادبی کر رہا ہے۔ اس روایت کی بے ادبی کر رہا ہے جس نے اسکو وہ خاص وقار اور عزت کا اور افتخار کا مقام عطا کیا ہے۔ پس (بیوت الذکر) میں ٹوپی پہن کر جانا سنّت کے مطابق ہے۔ اس کا ایک اندرونی روحانی رجحان سے تعلق ہے اس لئے اس کو رواج دیں۔ بچوں کو چھوٹی چھوٹی ٹوپیاں بنا کر دیں۔ ضروری تو نہیں کہ مہنگی ٹوپیاں ہی ہوں۔ کپڑے کی ٹوپیاں ہی سہی مگر ادب کا ایک نشان ضرور ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو ان چیزوں کی طرف بھی واپس لیکر آئے اور ان چیزوں پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب چونکہ وقت ختم ہو گیا ہے اور نصیحت کی چھوٹی چھوٹی بہت سی باتیں باقی ہیں۔ (اللہ نے چاہا تو) آئندہ جمعہ یا اس کے بعد اس سلسلہ کو پھر شروع کریں گے۔ (سلام) خدا حافظ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

ہر سال گذشتہ سال سے بڑھا ہوا ہو

فرمایا: "خدا تعالیٰ نے تمہارے اندر ایسی روح پیدا کر دی ہے کہ تم نے بہر حال بڑھنا ہے۔ چاہے تمہارا ارادہ اور عزم ساتھ شامل ہو یا نہ ہو۔ پھر جس طرح یہ نہیں ہو سکتا کہ پانچ چھ سال کے بچہ کا لباس آٹھ نو سال کی عمر کے بچہ کو پورا آسکے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ تمہارے پچھلے سال کا چندہ اگلے سال کے لئے کافی ہو۔ جب تک تم پہلے سے زیادہ قربانی نہیں کرو گے۔ جب تک تم اپنے چندے کو اپنے پہلے سالوں سے زیادہ نہیں بڑھاؤ گے۔ جب تک تم چندہ دینے والوں کی تعداد ہر سال بڑھاتے نہیں جاؤ گے تمہارا لباس تمہارے جسم پر بے جوڑ معلوم ہوگا۔۔۔ اگر تمہاری شہرت کے مقابلہ میں تمہارا کام اور تمہارا چندہ کم ہو تو سب دیکھنے والوں کو تمہارا یہ عیب نظر آئے گا۔ تمہارا کام آج ہر قوم کے سامنے ہے"۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 28876 میں طاہرہ بیگم صاحبہ بیوہ ABDUH DAMANIK پیشہ پنشنر عمر 46 سال بیعت 1962ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14-10-91 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان مع زمین مالیتی -/RP 17.000.000 (2) نقد رقم -/RP 3.000.000 (3) حق مہر دس ہزار روپے -/10.000 RP۔ اس وقت مجھے مبلغ -/230.000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ طاہرہ بیگم انڈونیشیا گواہ شد نمبر1۔ نسبونے محمود H.ہ انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر2۔ NAIMAH NASBOON انڈونیشیا۔

مسل نمبر 28877 میں SUTADASIM بیوہ MRS. SARI پیشہ خانہ داری عمر 71 سال بیعت 1954ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-2-1991ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ 300 مربع میٹر مالیتی -/RP 1.250.000 (2) زرعی زمین برقبہ 170 مربع میٹر مالیتی -/RP 425.000 (3) نقد رقم ایک ملین دوصد پچاس ہزار روپے -/RP 1.250.000 (4) حق مہر -/450.000 RP (5) زیورات -/45,000 RP۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15.000 روپے آمد بصورت جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ SARI انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر1۔ DRUS JA پسر موصیہ۔ گواہ شد نمبر2۔ محمد CASIR پسر موصیہ۔

مسل نمبر 28878 ARPEN PRIYATNA S/O MR ZAINUN ARIFIN. پیشہ طالب علم عمر 30 سال بیعت 24-4-1981 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1-1-1992 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کے مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50.000 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ 3-1-92 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ARPEN PRIYATNA انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر1۔ رفیق احمد DR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر2۔ عمران S/O TS. BIONG انڈونیشیا۔

مسل نمبر 28879 MRS. UWAS WASRIAH W/O SAYANGI پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت 1956ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-9-91 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زمین برقبہ 126 مربع میٹر مالیتی -/20.750.000 روپے۔ (2) دھان کا کھیت برقبہ 630 مربع میٹر مالیتی -/900.000 روپے (3) زیورات طلائی مالیتی -/1580.000 روپے۔ (4) طلائی انگوٹھی 8 گرام مالیتی -/160.000 روپے۔ (5) حق مہر چالیس ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30.000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے الامتہ۔ UWAS WASRIAH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر1 ENCANG SARKASIH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر2 RD. MA'MUR انڈونیشیا۔

مسل نمبر 28880 میں محمد نوری ولد محمد DURDJANI پیشہ پبلک سرونٹ عمر 46 سال بیعت 1963ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-12-91 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) موٹر سائیکل دیپا 150P مالیتی -/1.200.000 RP (2) زمین برقبہ 200 مربع میٹر مالیتی -/RP 2.000.000 (3) زمین برقبہ 300 مربع میٹر مالیتی -/RP 1.000.000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/137.500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد نوری ساکن انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر1۔ SYAIFUL ANWAR انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر2۔ ANWAR TAMPUBOLON انڈونیشیا۔

مسل نمبر 28881 MRS RUMASIH W/O TARJA پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت 1964ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-10-91 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زمین واقع مالیتی -/RP 300.000 (2) حق مہر -/RP 600.000 (3) طلائی زیورات وزنی 20 گرام مالیتی -/RP 350.000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20.000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔

باقی ص7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح

○ مکرم ملک فضل عمر صاحب لکھتے ہیں:۔ میرے بیٹے ملک محمد احمد صاحب انجنیئر واپڈا کا نکاح عزیزہ فرزانہ سلیم بنت چوہدری محمد سلیم اقبال ۴۵۵۔ گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے ساتھ مکرم مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۱۶ر اپریل ۹۳ء بعد از جمعہ بیت التوحید آصف بلاک۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں پچیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔

○ مکرم عبدالرزاق خان صاحب بلوچ متعلم وقف جدید ربوہ کے نکاح کا اعلان مورخہ ۳ر مئی ۹۳ء کو مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے ہمراہ شمیم اختر حمید صاحبہ بنت مکرم حمید احمد عابد صاحب محلہ دارالرحمت غربی مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں کیا۔ مکرم عبدالرزاق صاحب بلوچ مکرم ماسٹر خان محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے بھتیجے ہیں۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

اعلانِ ولادت

○ مکرم فضل المنان احمد صاحب سیکرٹری موصیان ڈنمارک کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام سلمان احمد طاہر تجویز ہوا ہے۔ نومولود چوہدری فضل القادر صاحب صدر جماعت احمدیہ کمالیہ ۱۴۷ گ ب کا پوتا ہے اور چوہدری عبدالقادر صاحب آف بھیرو چیچی حال ڈنمارک کا نواسہ ہے۔

احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم شریف احمد صاحب اشرف مربی سلسلہ گوجر خان بعارضہ یرقان بیمار ہیں۔

○ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبدالقیوم صاحب دل کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ اور ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں

○ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب میرپور خاص کی والدہ بیمار ہیں۔

○ محترمہ سیدہ فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب کی طبیعت ایک ماہ سے خراب ہے ان کو منہ پر جھٹکے کی تکلیف ہے جو کہ آج کل بہت زیادہ ہو گئی ہے

○ چوہدری غضنفر صاحب چٹھہ انسپکٹر مال کے بڑے بیٹے مکرم مظفر احمد صاحب چٹھہ مقیم جرمنی کا گردوں کی تکلیف کے سلسلے میں دوبارہ اپریشن ہونے والا ہے۔ نیز ان کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ رفعت جبیں صاحبہ مقیم سٹیل مل کراچی بعارضہ یرقان بیمار ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال

○ مکرم محمد انور صاحب محلہ دارالفتوح ربوہ کے والد مکرم محمد شفیع صاحب بھنڈر بقضائے الٰہی ۱۲ر مئی ۱۹۹۳ء بروز بدھ وفات پا گئے۔ آپ گوٹھ مولوی عبدالسلام ضلع نوشہرہ فیروز سندھ گئے ہوئے تھے۔ جہاں آپ کی وفات ہوئی۔ جنازہ مقامی مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ لواحقین میں ایک بیوہ چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ امۃ النور بنت سید جمیل احمد کراچی جو کہ حکیم خلیل احمد مونگھیری سابق ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان کی پوتی ہے نے کراچی یونیورسٹی کے ایم اے (M.A) فائنل انٹرنیشنل ریلیشن کے امتحان سال ۱۹۹۲ء میں اول پوزیشن لے کر اعلیٰ کامیابی حاصل کی ہے۔

قبل ازیں عزیزہ امۃ النور نے کراچی یونیورسٹی کے امتحان بی اے آنرز سال ۱۹۹۱ء میں بھی اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اور کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۶

میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ RUMASIH انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱۔ TARJA خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲۔ MUHDI پسر موصیہ۔

• ٹیلیویژن • ریفریجریٹرز • ڈیپ فریزرز • واشنگ مشین
• ڈیزرٹ کولرز۔ پنکھے • ٹی وی اینٹناز دستیاب ہیں
ٹی وی ٹاؤن نڑوالہ چوک فیصل آباد۔ فون ۲۳۳۲۲

سنہری موقعہ
نہایت باموقعہ رقبہ ۴، ۵، ۸، ۱۰ مرلہ ایک کنال، دو کنال کے پلاٹس۔ سوئی گیس۔ پانی۔ بجلی اور پختہ سڑکوں کی سہولتوں کے ساتھ۔ خواہش مند جلد رابطہ کریں
عزیز احمد خان پراپرٹی مرکز
فون گھر: ۴۱۴ — ۳۔ بلال مارکیٹ ربوہ

قدیمی ۔۔۔ شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ فون ۷۳۹۹۷
برانچیں
کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
لاہور: 1-D-30 گلشن راوی
ملتان: ۶۸۱-E شاہ رکن عالم کالونی نزد پٹرول پمپ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
ربوہ، اقصیٰ چوک کالج روڈ فون: ۵۸۸

۱۲ فٹ ہیوی ڈیوٹی ڈش اینٹنا مع ریموٹ کنٹرول و نیز ریسیور عمدہ پرفارمنس صرف ۱۵,۵۰۰/- روپے ہیں۔ نیز ہر قسم کی ڈشیں و دیگر سامان ہول سیل میں دستیاب ہے۔
ٹی وی پوائنٹ بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون: ۳۰۸۰۶ فیکس: ۶۱۰۱۷۸

تریاقِ اٹھرا فی ڈبی -/۲۰ | نور کاجل فی شیشی -/۵ | نور نظر اولاد نرینہ کیلئے فی کورس -/۶۲۵ | زد جامِ عشق ۳۰ گولی -/۳۰۰ | اکسیر معدہ -/۸ -/۱۵ -/۳۰ | قند شفا نزلہ زکام دور کرنے کیلئے -/۱۰ | حب سعال کھانسی اور خراش گلو کیلئے -/۱۰ | خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کے وکیل خالد انور نے اپنے مؤکل کی طرف سے سپریم کورٹ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ آئینی حدود میں رہتے ہوئے اپنی ذمہ داری پوری کرنے کے لئے تیار ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کی برطرفی کے صدارتی حکم کے خلاف کیس کا فیصلہ ۱۸ر اپریل سے پہلے رونما ہونے والے حالات و واقعات کی روشنی میں میرٹ پر کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کیس ختم ہونے کا تاثر انتہائی غلط ہے۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے صدر اور سابق وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ سازشیوں کو کھلے بندوں میں عبرتناک شکست دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ غلط لوگ احتساب کی باتیں کر رہے ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے گریڈ ۱ سے گریڈ ۱۶ تک کے ان سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے جن کی تنخواہ جون ۱۹۹۱ء میں نئی تنخواہ کا تعین کرتے ہوئے اپنے سے نچلے گریڈ کے ملازم سے کم ہو گئی تھی

○ کراچی کے ایک ممتاز تاجر رفیع منیر کو ۱۲ ٹن حشیش سمگل کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ پکڑی جانے والی حشیش کاٹن یارن کے ساتھ ایک کنٹینر میں مانٹریال بھجوائی جا رہی تھی۔

○ صدر مملکت نے پشاور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس محمد بشیر خان جہانگیری اور لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ضیاء محمود مرزا کو قومی اسمبلی کے آئندہ انتخابات کے لئے الیکشن کمیشن کا ممبر مقرر کیا ہے

○ وفاقی وزیر تعلیم چوہدری اعتزاز احسن نے کہا ہے کہ ہم صوبائی اسمبلیاں توڑنے کے مؤقف سے پیچھے ہٹے ہیں نہ ہٹیں گے انہوں نے کہا کہ نواز شریف دور میں برطرف کئے جانے والے سرکاری ملازمین کو نگران حکومت کو فوراً بحال کرنا چاہیئے۔

○ ضلع جیکب آباد کے ایک گاؤں میں ۷ بچوں سمیت ۱۱ر افراد کو زندہ جلا دیا گیا۔ ملزموں کی گرفتاری کے لئے پولیس نے علاقہ کا محاصرہ کر لیا ہے۔ مسلح افراد نے نصف شب حملہ کیا اور دو گھروں کو معہ ان کے مکینوں کے نذر آتش کر دیا۔

○ اعلیٰ اسرائیلی اور فلسطینی عہدیدار چاہتے ہیں کہ امریکہ مشرق وسطیٰ میں امن مذاکرات کے دوران جھگڑوں کو طے کرانے کے لئے زیادہ موثر کردار ادا کرے۔

○ نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ ملک میں جعلی مہنگائی پیدا کرنے اور کاروباری سرگرمیوں کو معطل کرنے کے لئے ایک منظم منصوبہ بنایا گیا ہے جس کا مقصد نگران حکومت کی ساکھ خراب کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس منصوبہ سے پوری طرح باخبر ہے اور اگر ایسے عناصر جو ملک میں افراتفری پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں باز نہ آئے تو ان پر سخت ہاتھ ڈالا جائے گا۔

○ منشیات کے خاتمہ سے متعلق کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری نے حکومت کے اس عزم کا اعادہ کیا ہے کہ منشیات کی سمگلنگ اور اس کے استعمال کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے عالمی برادری کے ساتھ بھرپور تعاون جاری رکھا جائے گا۔

○ پنجاب بھر کے پٹواریوں نے مشروط طور پر ہڑتال ختم کرنے کا اعلان کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر ہمارے مطالبات ۵ جولائی تک منظور نہ کئے گئے تو پھر ہڑتال شروع کر دی جائے گی۔

○ افغان دارالحکومت کابل میں مجاہدین کے حریف دھڑوں میں گذشتہ روز بھی وقفہ وقفہ سے لڑائی جاری رہی جس میں ۱۰ر افراد ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہو گئے۔ دریں اثناء کابینہ کی تشکیل پر تعطل دور کرنے کے لئے افغان رہنما ابھی تک جلال آباد میں موجود ہیں۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ تاجروں کی ۱۷ر مئی کی ہڑتال ملتوی ہونے سے نواز شریف کی حکومت مخالف مہم کو پہلا بڑا دھچکا لگا ہے۔ اس سے تاثر ملتا ہے کہ نواز شریف کے بارے میں تاجروں میں اختلافات ہیں۔

○ سکھوں کی جلاوطن حکومت کونسل آف خالصتان کے صدر ڈاکٹر گرمیت سنگھ اولکھ نے کہا ہے کہ بھارت کے پاکستان پر حملے کی صورت میں سکھ بھارت سے آزادی کی جنگ شروع کر دیں گے۔ اور ہماری اس کوشش کے نتیجہ میں خالصتان آزاد ہو جائے گا۔

ڈِش انٹینا کے لئے رابطہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کیا جاوے

WAZ SATELLITE SYSTEM5

بہترین ریسیور اور ڈش انٹینا قیمت -/15000

دفتر ۳۰۲۴ فون نمبر دفتر ۲۶۴۴

رہائش ۳۰۲۴

رابطہ: میاں حفیظ احمد۔ احمدیہ منزل وزیر آباد۔ موتی بازار ضلع گوجرانوالہ

راولپنڈی رابطہ: میاں نصیر احمد میاں سعید احمد۔ وقت بعد نماز عشاء فون نمبر ۴۲۹۷۷۱

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان اعوان

خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ

عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے ان کی دعائیں حاصل کر رہا ہے، آپ بھی اپنی دیرینہ خواہشات کی تکمیل کیلئے خود مل کر یا بذریعہ ڈاک علاج و مشورہ کر سکتے ہیں

خواتین کے لیے انتظام کے ساتھ

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ

برانچیں

محمود آباد ۳ کراچی ۴۴ نزد پوسٹ آفس فون پی پی PP. 548179

نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ، ملتان فون پی پی PP. 510564

نارووال ریکیے روڈ چوک قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ

نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ ضلع جھنگ 906

کوٹھی 2029 سٹریٹ 32 سیکٹر آئی 10/2 اسلام آباد

جوہر ٹاؤن سکیم فیز I بالمقابل مسجد چک مزنگ نو کمیشنڈ روڈ، لاہور

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

سب آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون: 218534-219065

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک

طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

۴½ بجے ۸½ بجے شام

ڈینٹسٹ [illegible]

فخر الیکٹرونکس

۱۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور

فریج۔ ایر کنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر

واشنگ مشین۔ سٹیبلائزر

فون نمبر 354873 — 7239347

7223347

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE RS200/-

عورتوں کیلئے کورس

بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-

اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS100

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی

رجسٹرڈ۔ ربوہ

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱